ڈاکٹر سہیل بخاری :

اِدغام

جب کسی معلول الاول آزاد لفظ میں ہمزہ یا الف پر ختم ہونے والے بعض معلول الاواخر سابقے یا کسی معلول الاواخر آزاد لفظ میں ہمزہ یا الف سے شروع ہونے والے بعض معلول الاول لاحقے کا میل ہوتا ہے یا ایسے ہی دو معلول الاواخر اور معلول الاول آزاد الفاظ باہم جڑتے ہیں تو ان کی آواز میں کچھ تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لسانی عمل کو عربی میں ادغام، سنسکرت میں سندھی اور اردو میں جوڑ یا میل کہتے ہیں۔ سنسکرت میں اس کی دو قسمیں کی گئی ہیں:-

۱- داخلی سَندھی یا ادغام (جوڑ) یعنی آزاد لفظ میں سابقے یا لاحقے کا اتصال۔

۲- خارجی سَندھی یا ادغام (جوڑ) یعنی دو آزاد الفاظ کا باہمی اتصال۔

اردو میں ادغام کے دو قسم کے قاعدے ملتے ہیں۔ عام اور خاص یا عمومی اور خصوصی۔ نیچے ان کی تفصیل بیان کی جاتی ہے :

عمومی قاعدے

۱- ادغام کا ایک عام قاعدہ جو داخلی اور خارجی دونوں قسموں میں یکساں طور پر ملتا ہے یہ ہے کہ حرف اول کا آخری اسم (حرف صحیح) جزو دوم کے ابتدائی ہمزہ (اِلف) کو خارج کر کے اس کا سُر (صوت علّت) اپنا لیتا ہے۔ اسے سقوط ہمزہ کہتے ہیں۔ یہ عمل عربی زبان میں بھی ملتا ہے، جیسے:-

(الف) اِنَّ اللہ = اِنَّ + اَللہ

(ب) رَبِّ اِجْعَلْ = رَبِّ + اِجْعَل

(ج) عِیْسَیْ ابْنُ مَرْیَم = عِیْسیٰ + اِبْنُ مریم۔

اردو زبان کی مثالیں یہ ہیں:۔

داخلی ادغام: چلا (چ ل) = چل + آ (لاحقہ حالیہ تمام) ۔ کالا (ک ل) = کال (سیاھی) + آ (لاحقہ نسبت تذکیری) ۔ بوپاری (ب پ ر) = بوپار (تجارت) + ای (لاحقہ نسبت) ۔ برسات (ب رس ات) = برس (بارش) + آت (ات، لاحقہ کیفیت و حالت) ۔ سرخی = سرخ (لال) + ای (لاحقہ نسبت تانیث) ۔ گھرانا = گھر + آنا (ن، مقام: علاقہ) ۔ راجپوتانا = راجپوت + آنا (ن، مقام، علاقہ) ۔ اِسی = اِس + ای (لاحقہ تاکیدی) ۔ گوالا = گو (گائے) + آلا (ل، لاحقہ ملکیت: والا) ۔ برقنداز = برق (چنگاری، رنجک) + انداز (ان د ز) ۔ گولنداز گولا + انداز۔

خارجی ادغام: پسرٹا (پ س ر ٹ ٹ) = پسر (پسار، پنسار) + آٹا (ھٹا بازار) یعنی پنساریوں کا بازار۔ پھلٹی۔[۱] (پھ ل ٹ ٹ) = پھل (پھول) + آٹی (ھٹی، بازار) یعنی پھولوں کا بازار۔ اکنٹی (ک ن ن) = اک (ایک) + آنٹی (آنری) یعنی ایک آنے کا سکہ۔ اٹھنٹی (ٹھ ن ن) = آٹھ (آٹھ) + آنٹی (آنری) یعنی آٹھ آنے کا سکہ۔

۲۔ دوسرا عام قاعدہ یہ ہے کہ جزو اول کے آخری اسم اور جزو دوم کے "آ" کے بیچ میں اِ (یٔ) یا اُ (وٌ) کے بیچ لکوئے یعنی وسطانیے کا اضافہ ہو جاتا ہے اور پھر "اِ" اور (اُ) دونوں مل کر

۱۔ آگرہ (یو پی۔ بھارت) کا ایک بازار

"ایا"، اور "آ" اور "آ" دونوں مل کر "آوا" کا روپ دھار لیتے ہیں جو تحریر میں تو ہمیشہ ہی نظر آتا ہے لیکن تقریر میں بھی کبھی کبھی سنائی دے جاتا ہے۔ مثالیں یہ ہیں:

داخلی اوغام: آجالا (آج+آلا) اور اجیالا (آج + ی + آلا)۔ گھاس سے گھسیارا (گھاس + یِ + آرا)۔ دکنی اندھارا (اندھ + آرا) اردو اندھیارا (آندھ + یِ + آرا)۔ اردو سنار (سون + آر) پنجابی سنیار (سون + یِ + آر)۔ اردو کمھار (کمھ + آر) پنجابی کمھیار (کمھ + یِ + آر)۔ اردو بات سے امر بتیا (بات + یِ + آ) بمعنی بات کر، بول۔ اردو لات سے امر لتیا (لات + یِ + آ)۔ کس سے امر کسیا (کس + یِ + آ) اردو حالیہ تمام چلا (چل + آ) پنجابی چلیا (چل + یِ + آ)۔ اردو نکلا (نکل + آ)۔ پنجابی نکلیا (نکل + یِ + آ)۔ اردو لاٹھی سے لٹھیا (لٹھ + یِ + آ) بمعنی لاٹھی مار۔ بھٹی سے بھٹیارا (بھٹ + یِ + آرا)۔ کلی سے کلیانا (کل + یِ + آنا)۔ مٹھی سے مٹھیانا (مٹھ + یِ + آنا)۔ ہولی سے ہلیارا (ہل + یِ + آرا) گلی سے گلیارا (گل + یِ + آرا)۔ اردو ہنڈی (ہنڈ + ای) اور ہنڈوی (ہنڈ + وُ + ای)۔ منڈی (منڈ + ای) اور منڈوی (منڈ + وُ + ای)۔ ہندی (ہند + ای) اور ہندوی (ہند + وُ + ای)۔ چل، چال سے چلوانا (چل + وُ + آ + نا)۔ لڑ سے لڑوانا (لڑ + وُ + آ + نا)۔ نتھ یا ناتھ سے نتھوانا (نتھ + وُ + آ + نا)۔ گھر سے گھروالا (گھر + وُ + آلا)۔ بھر سے بھروانا (بھر + وُ + آ + نا) وغیرہ۔

خارجی اوغام: نکل آیا سے نکلیایا (نکل + یِ + آیا)۔ پڑھ آیا سے پڑھیایا (پڑھ + یِ + آیا)۔ کہا آیا سے کہائیایا، کہایایا (کہا + یِ + آیا)۔ لڑوا آیا سے لڑوائیایا یا لڑوایایا (لڑ + وُ + آ + یِ + آیا) وغیرہ۔

خصوصی قاعدے

داخلی ادغام :

(۱) جب کسی لفظ میں لاحقہ لگانے سے گرامری قاعدے کے مطابق ارکان میں ردو بدل ہوتا ہے تو سُر ساقط ہوجاتا ہے جیسے منڈل (مـَن+ڈَل) کی ڈال سُر منڈل (منڈلی) میں ساقط ہوگیا اور ڈال پر جزم آگیا یعنی وہ ساکن ہوگئی۔ دھڑک (دَھَڑَکْ) کی ڑے کا زبر دھڑکا (دھڑ + کا) میں ساقط ہوگیا اور ڑے پر جزم آگیا یعنی وہ ساکن ہوگئی۔ چند اور مثالیں یہ ہیں چتَر اور چترای۔ (چتْ + رای)۔ ہرن اور ہرنی (ہیرْ + نی)۔ کَپَٹ اور کپٹی (کَپْ+ٹی)۔ دھاکڑ (دھا+ کڑ) اور دھاکڑی (دھاکْ+ڑی) وغیرہ۔

(۲) کبھی کبھی کسی لفظ میں لاحقہ لگ جانے سے جب ارکان میں ردو بدل ہوتا ہے تو اس کے نتیجے میں ایک مقام سے کوئی سر ساقط ہوجاتا ہے اور دوسرے مقام پر دوسرا سُر ابھر آتا ہے جیسے لفظ ڈگر (ڈَ گَ ر، بمعنی راستا) پر جب جمع غیرفاعلی کا لاحقہ "اوں" بڑھا دیا جاتا ہے تو اس لفظ کے واحد رکن میں ترمیم ہوجاتی ہے اور یہ ڈگر سے "ڈگروں" (ڈ گ + روں) ہو جاتا ہے یعنی اس حالت میں "گ" کے بعد کا سُر (زبر) ساقط ہو جاتا ہے یعنی "گ" ساکن ہوجاتا ہے اور ڈگر کا اسر (حرف صحیح) "ر" جو ساکن تھا وہ "ڈگروں" میں متحرک ہوجاتا ہے۔ اس طرح سُر جہاں پہلے بولا جاتا تھا وہاں سے حذف ہو جاتا ہے اور جہاں نہیں بولا جاتا تھا وہاں آجاتا ہے۔ اس سقوط و اندراج کی دوسری مثالیں یہ ہیں: نگر اور نگروں۔ سڑک اور سڑکیں۔ بوتل اور بوتلیں وغیرہ۔

(۳) اردو کے لہجے کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ارکان کو مختصر کرتا رہتا ہے اوراس کے لیے اسے سُروں کو سکیڑنا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن لفظوں کے آخر میں طویل سُر "آ"

(یٰ) ہوتا ہے وہ آخر میں لاحقہ لگنے سے مختصر ہوکر "آ" (یَ) رہ جاتا ہے جیسے:

اگرئی۔۱ = آگرا + ئی ـ سردئی = سردا + ئی ـ گیندئی = گیندا + ئی۔ بنفشئی = بنفشہ + ئی۔ مجرئی = مجرا + ئی۔ چمپئی = چمپا + ئی۔ چڑھئو = چڑھاؤ ـ بندھئو = بندھاؤ۔ کٹئو = کٹاؤ وغیرہ۔

خارجی ادغام:

داخلی ادغام کے برعکس خارجی ادغام میں جزوثانی کا ابتدائی مختصر سُر طویل ہوجاتا ہے جیسے:

اٹاوا۔۲ = اٹ (اینٹ) + آوا (= آوا، بھٹّا) یعنی اینٹوں کا بھٹّا یا پزاوہ۔ بکرما جیت۔۳ = بکرم + آجیت (=آجیت، ناقابل فتح)۔ انوٹھا = ان (نہیں) + اوُٹھا (= اٹھا، محفوظ، نذر کیا ہوا) یعنی وہ کھانا جو نذر نہ کیا گیا ہو یعنی جس پر نذر نہ کی گئی ہو۔ اٹھاسی=اٹھ، آٹھ + آسی (=اسّی) یعنی آٹھ اور اسّی۔ تراسی = تر (تین) + آسی (= اسّی) یعنی تین اور اسّی۔ شرنارتھی = شرن (سرن، پناہ) آرتھی (=آرتھ، ارتھ، غرض، مدعا) + ای (نسبتی) یعنی پناہ لینے والا، پناہ گیر، پناہ طلب۔

سہیل بخاری

۱۰- اکتوبر ۱۹۸۹ء

(فاضل مقالہ نگار نے کراچی میں جنوری ۱۹۹۰ء میں وفات پائی۔)

۱- عہد شاہجہانی کی وہ پلٹن جو آگرے کے باشندوں پر مشتمل تھی۔ (ادارہ: بخاری مرحوم کی توضیح تحقیق طلب ہے۔ اگرئی "آگر" خوشبو کے رنگ کے لیے آتا ہے۔ پلٹن پوشاک کے اس مخصوص مٹیالے رنگ سے پکاری جاتی ہوگی۔)

۲- یوپی (بھارت) کا ایک مشہور شہر۔

۳- ہند قدیم میں اُجّین کا ایک راجا۔